جلد ۲۹ | ۶ ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش | ۱۱ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ | ۶ ماہ اگست ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۷۷

مسئلہ تقسیم وراثت اور ”مفکر احرار“

اسلام میں وراثت کی تقسیم کا مسئلہ نہایت اہم اور پُرحکمت مسئلہ ہے۔ اس قدر پُرحکمت کہ آج وُہ قومیں جنہیں ان کے مذاہب نے ورثہ کی تقسیم کے متعلق کوئی ہدایت نہیں دی۔ یا ایسی ناقص ہدایات دی ہیں۔ جن میں عورتوں کو ان کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ وُہ اسلامی تقسیم وراثت کی نقل اتارنے اور اسے موجودہ حکومت کے قوانین کے ذریعہ اپنے ہاں جاری کرنے کی سعی کر رہی ہیں۔ لیکن وُہ لوگ جو اپنے آپ کو احرار کہتے ہیں۔ اور خاص کر وُہ جو احرار کے لیڈر اور راہنما بنے ہوئے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے کہ پُرحکمت اسلامی تعلیمات کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے ہیں۔ اور اپنی جہالت اور مغز اسلام سے ناواقفیت کی وجہ سے واضح اسلامی احکام کی ایسی من گھڑت تاویلیں کرتے ہیں۔ جو عقل و فکر سے کوسوں دور ہے۔ رمضان المبارک کے روزوں کے متعلق ”مفکر احرار“ چودھری افضل حق صاحب کی خیال آرائیوں کا ذکر ”الفضل“ کے ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اب تقسیم وراثت کے متعلق ان کی عجیب و غریب توجیہات پیش کی جاتی ہیں:۔

باوجودیکہ انہیں مسلم ہے۔ کہ ”مجھے یہ انکار نہیں۔ کہ اسلام میں مسئلہ وراثت نصوص قرآنی سے ثابت ہے“۔ ان کا ادعا ہے کہ

”وراثت کی نابرابر تقسیم (یعنی مرد کو عورت سے دوچند ملنا) اس وقت تک ہے جس وقت تک کہ حکومت کامل مساوات کو قائم کرنے کی راہ کی تمام مشکلات پر فتح نہ پائے“۔

پھر لکھتے ہیں:۔

”مسئلہ وراثت کی صورت یہ ہے کہ خلیفہ برحق کا فرض ہے۔ کہ جونہی وُہ حالات کو موافق پائے۔ کامل مساوات کو جاری کرے“۔ (یعنی عورت مرد کو مساوی حصہ دلائے!)

(زمزم ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء)

”مفکر صاحب“ نے اسی پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ اپنے اس ادعا کے ثبوت میں قرآن کریم کی ایک آیت سے بھی استدلال کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے ”وراثت کی تقسیم کے یہ معنے نہیں۔ کہ لڑکی کو کم حصہ دیا جائے۔ بلکہ نہ دینے کو غلط قرار دے کر عورت اور مرد کو نفس واحد قرار دیا۔ دیکھو سورہ نساء کی ابتداء یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا۔ مرد اور عورت زور آور اور کمزور یعنی آقا اور غلام امیر اور غریب سب خدائی اعلان کو غور سے سن لیں۔ کہ وُہ سب ایک کی اولاد ہیں۔ بلکہ ایک جان ہیں۔ ایک ہی کی اولاد برابر کی حصہ دار ہونی چاہیئے۔ ایک جان میں تفریق تو اور بھی جہالت ہے“۔ (زمزم ۱۱ جولائی)

مندرجہ بالا آیت سے مفکر صاحب نے یہ استدلال کیا ہے۔ کہ مرد و عورت چونکہ ایک کی اولاد ہیں۔ اور ایک جان ہیں۔ اس لئے وراثت میں ان کا حصہ برابر ہونا چاہیئے۔ اور ان میں اگر کوئی کسی قسم کی تفریق کرتا ہے۔ تو جہالت سے کام لیتا ہے

مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا خدا تعالےٰ نے مرد و عورت میں کسی قسم کی کوئی تفریق نہیں رکھی۔ یقیناً کئی باتوں میں رکھی ہے حتےٰ کہ مرد و عورت کی تخلیق بھی ان کی باہمی تفریق کا ثبوت پیش کر رہی ہے

پھر ”مفکر احرار“ کو اتنا تو معلوم ہوگا۔ کہ اسلامی قانون شہادت میں ایک مرد کے مقابلہ میں دو عورتیں رکھی گئی ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ فان لم یکونا رجلین فرجل وامراتان یعنی اگر دو مرد کسی معاملہ کی شہادت کے لئے نہ مل سکیں۔ تو ایک مرد اور دوسرے مرد کی بجائے دو عورتوں کی گواہی لے لی جائے۔

ظاہر ہے۔ کہ ایک مرد کی بجائے دو عورتوں کو رکھ کر مردوں اور عورتوں میں خدا تعالےٰ نے وُہی امتیاز قائم کیا ہے۔ جو وراثت کے معاملے میں رکھا گیا ہے:۔

پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض وبما انفقوا من اموالھم یعنی مرد عورتوں پر نگران ہیں۔ کیونکہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ مرد اپنے اموال میں سے عورتوں پر خرچ کرتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے نہ صرف مرد اور عورت کا تفاوت بیان فرمایا ہے بلکہ عورت پر مرد کی فضیلت بیان کر کے اس کی وجہ بھی بتادی ہے۔ کہ مرد عورتوں کے محافظ ہوتے ہیں۔ اور ان کے اخراجات کے کفیل۔ پھر اللہ تعالےٰ نے للرجال علیھن درجۃ فرما کر بھی عورت پر مرد کی فوقیت بیان فرما دی ہے:۔

غیرت ہے مرد و عورت میں امتیاز کے متعلق اس قدر نصوص قرآنیہ کی موجودگی میں مفکر احرار کو یہ ادعا کرنے کی جرأت کیونکر ہوئی۔ کہ چونکہ مرد اور عورت ایک جان ہیں۔ اور ایک ہی کی اولاد اس لئے وراثت میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ جب اور کئی لحاظ سے خداتعالےٰ نے مرد و عورت میں امتیاز اور تفاوت رکھا ہے۔ تو پھر وراثت میں تفاوت کیوں تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ اور کیوں اس قدر دیدہ دلیری سے کام لیا۔ کہ لکھ دیا۔ مرد و عورت میں تفریق قرار دینا جہالت ہے۔ جبکہ تفریق کرنے والا خود خداتعالےٰ ہے۔ چنانچہ وراثت کے متعلق خداتعالےٰ کا یہ عیاں اور صریح ارشاد موجود ہے۔ کہ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین۔ یعنی اے مسلمانو! تمہاری اولاد کے متعلق اللہ تعالےٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ورثہ میں لڑکے کے لئے دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر حصہ ہے۔ پس ایک لڑکے کے لئے دو لڑکیوں کے برابر حصہ اسی خدا نے مقرر فرمایا ہے۔ جس نے یہ فرمایا کہ مرد اور عورت نفس واحدہ سے ہیں۔

باقی رہا مفکر صاحب کا یہ کہنا کہ وراثت کی یہ نابرابر تقسیم اس وقت تک کے لئے ہے۔ جس وقت تک کہ حکومت کامل مساوات نہ قائم کرے۔ سراسر بے بنیاد دعوےٰ ہے۔ جس کا قرآن اور احادیث سے وہ کوئی ثبوت نہیں پیش کرسکتے اور نہ وہ یہ دکھا سکتے ہیں۔ کہ اسلامی تاریخ میں کوئی ایسا وقت آیا۔ جب یہ نابرابر تقسیم اڑائی گئی۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خلفائے راشدہ کے عہد میں بھی مسلمانوں میں کامل مساوات قائم نہیں ہوئی تھی۔ اگر ہوئی تھی تو کیا اس زمانہ کی کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش کی جاسکتی ہے۔ جس میں مرد و عورت کو مساوی حصہ دینے کا حکم دیا گیا ہو۔ اور اگر اس وقت کامل مساوات قائم نہیں ہوسکی۔ تو پھر اور کونسا زمانہ آسکتا ہے۔ جس میں قائم ہو۔

دراصل مفکر احرار سویٹ روس کے خیالات کی رَو میں اس قدر بہہ گئے ہیں کہ انہیں اس بات کی کوئی پرواہ بھی نہیں کہ ان کے کسی ادعا سے اسلام پر کس قدر زد پڑتی ہے۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ خداتعالےٰ اور اس کے رسول کے ارشاد کے کس قدر خلاف ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ظہور ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق۔ آج کے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ کی شکایت ہے احباب دعائے صحت کریں۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام وسیم احمد حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتی ہیں۔ کہ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد لاہور میں بعارضہ خناق بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ آج جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاں بڑی اہلیہ صاحبہ سے لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا کریں کہ خداتعالےٰ مبارک کرے۔

تفسیر کبیر رعایتی قیمت پر

لنڈن سے ڈاکٹر سلیمان عمر صاحب نے ایک رقم تفسیر کبیر کی اشاعت کے لئے ارسال کی ہے۔ لہذا ایسی جماعتیں جن کا کوئی فرد بھی اب تک بوجہ عدم استطاعت تفسیر نہیں خرید سکا۔ ان کو نصف قیمت پر دی جائے گی۔ ایسی جماعتیں اپنی درخواستیں جلد پریذیڈنٹ کی تصدیق سے ارسال کردیں۔ نیز تین روپیہ نصف قیمت بھی بھیجدیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اخلاقِ فاضلہ کی اہمیت

"انسان کی فطرت میں یہ بات ہے۔ کہ وہ رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ بچوں میں عادت ہوتی ہے کہ جھوٹ بولتے ہیں۔ آپس میں گالی گلوچ کرتے ہیں۔ ذرا ذرا سی باتوں پر لڑتے جھگڑتے ہیں۔ جوں جوں عمر میں وہ ترقی کرتے جاتے ہیں۔ عقل اور فہم میں بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ انسان تزکیہ نفس کی طرف آتا ہے۔ انسان کی بچپن کی حالت اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ گائے بیل وغیرہ جانوروں ہی کی طرح انسان بھی پیدا ہوتا ہے۔ صرف انسان کی فطرت میں ایک نیک بات یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی کو اختیار کرتا ہے۔ اور یہ صفت انسان میں ہی ہوتی ہے کیونکہ بہائم میں تعلیم کا مادہ نہیں ہوتا۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک قصہ نظم میں لکھا ہے۔ کہ ایک گدھے کو ایک بے وقوف تعلیم دیتا تھا۔ اور اس پر شب و روز محنت کرتا۔ ایک حکیم نے اسے کہا کہ اے بے وقوف تو یہ کیا کرتا ہے۔ اور کیوں اپنا وقت اور مغز بے فائدہ گنواتا ہے۔ یعنی گدھا تو انسان نہ ہوگا۔ تو بھی کہیں گدھا نہ بن جائے۔ درحقیقت انسان میں کوئی ایسی الگ شے نہیں ہے۔ جو کہ اور جانوروں میں نہ ہو۔ عموماً سب صفات درجہ وار تمام مخلوق میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ انسان اپنے اخلاق میں ترقی کرتا ہے۔ اور حیوان نہیں کرتا۔ دیکھو ارنڈ کا تیل اور کھانڈ کیسے غلیظ ہوتے ہیں۔ لیکن جب خوب صاف کیا جائے تو مصفّٰی ہو کر خوشنما ہو جاتے ہیں۔ یہی حال اخلاق اور صفات کا ہے۔ اصل میں صفات کل نیک ہوتے ہیں۔ جب ان کو بے موقعہ اور ناجائز طور پر استعمال کیا جائے۔ تو وہ بُرے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو گندہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جب الٰہی صفات کو افراط تفریط سے بچا کر محل اور موقعہ پر استعمال کیا جائے۔ تو ثواب کے موجب ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں ایک جگہ فرمایا ہے من شر حاسد اذا حسد اور دوسری جگہ السابقون الاولون۔ اب سبقت لے جانا بھی تو ایک قسم کا حسد ہی ہے سبقت لے جانے والا کب چاہتا ہے کہ اس سے اور کوئی آگے بڑھ جائے۔ یہ صفت بچپن ہی سے انسان میں پائی جاتی ہے۔ اگر بچوں کو آگے بڑھنے کی خواہش نہ ہو۔ تو وہ محنت نہیں کرتے اور کوشش کرنے والے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ سابقون گویا حاسد ہی ہوتے ہیں۔ لیکن اس جگہ حسد کا مادہ مصفّا ہو کر سابق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حاسد ہی بہشت میں سبقت لے جائیں گے۔"

(البدر ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

چندہ جلسہ سالانہ ابھی سے قسط وار ادا کیا جائے

مالی سال رواں کے تین ماہ ختم ہو چکے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ گزشتہ سال کی نسبت اس سال بہت کم وصول ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ عہدہ داران جماعت احمدیہ سال رواں میں اپنی اپنی جماعت کے دوستوں سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے پوری کوشش نہیں کر رہے۔ استدعا کی جاتی ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے دوستوں سے ابھی سے ماہواری چندہ کے ہمراہ جلسہ سالانہ کا چندہ بھی قسط وار یا حسب توفیق یکمشت وصول کرنے کی پوری سعی فرمائیں۔ تا نومبر ۱۹۴۱ء سے پہلے پہلے چندہ جلسہ سالانہ تمام دوستوں کا داخل خزانہ ہو سکے۔

ناظر بیت المال

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا محمد حسین عمر ۲۴ سال۔ رنگ گندمی۔ آگے کے دو دانت ٹیڑھے بوجہ دیوانگی نور ہسپتال قادیان سے کہیں چلا گیا ہے۔ جس دوست کو پتہ لگے۔ براہ کرم اپنے پاس رکھ کر مجھے اطلاع دیں۔ تاکہ میں اسے منگوا سکوں۔ خاکسار غلام حسین ڈنگوی از مہمان خانہ قادیان

خطبۂ نکاح

فرمودہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

جناب سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب کی صاحبزادی کے نکاح کا خطبہ

مرتبہ ایڈیٹر الفضل

آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جس نکاح کے اعلان کے لئے میں اس وقت کھڑا ہوا ہوں۔ اس میں لڑکی

سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب

کی ہے۔ جو سکندر آباد کے رہنے والے ہیں۔ گو آج مجھے نقرس کے درد کی تکلیف ہے۔ اور یوں بھی جب لڑکے لڑکی والے دونوں یہاں موجود نہ ہوں۔ تو عربی خطبہ پر ہی کفایت کیا کرتا ہوں۔ کیونکہ نصیحت جن کے لئے ہوتی ہے۔ وہ خود ہی موجود نہ ہوں۔ تو چنداں فائدہ نہیں ہوتا مگر اس وقت میں نے "الفضل" والوں کو بُلا لیا ہے۔ تاکہ خطبہ لکھ لیں۔ تاکہ شائع ہو کر ان تک پہونچ جائے۔ اور یہ ان تعلقات کی وجہ سے ہے۔ جو سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب سے مجھے ہیں:۔

سیٹھ صاحب جب غیر احمدی تھے۔ ایک

ہمارا وفد حیدر آباد میں

تبلیغ کے لئے گیا۔ وفد کے ارکان کو کسی ذریعہ سے معلوم ہوا۔ کہ سکندر آباد میں

خوجوں میں سے ایک صاحب

دین سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ نماز روزہ کے پوری طرح پابند ہیں۔ اس پر وہ دوست ان کے پاس بھی گئے۔ اور تبلیغ کی سیٹھ صاحب نے چار یا پانچ سوال لکھ کر دیئے۔ کہ ان کے جواب دے دیئے جائیں۔ اگر ان سے میری تسلی ہو گئی۔ تو میں احمدی ہو جاؤں گا۔ ہمارے مبلغین نے وہ سوال مجھے بھجوا دیئے۔ اور ساتھ ہی لکھا۔ کہ یہ صاحب بہت شریف اور با اخلاق ہیں ان کے دل میں دین کی بڑی محبت ہے ان کے لئے دُعا کی جائے کہ احمدی ہو جائیں کیونکہ اگر یہ احمدی ہو گئے۔ تو اس علاقہ میں تبلیغ احمدیت کا بڑا ذریعہ بن جائیں گے۔ میں نے ان کے سوالات کا جواب بھی لکھا۔ اور دُعا بھی کی۔

میں نے رؤیا دیکھا

کہ باہر صحن میں ایک شخص بیٹھا ہے سیٹھ صاحب کو میں نے دیکھا ہوا نہیں تھا جب بعد میں دیکھا۔ تو ان کی شکل اس شخص سے ملتی جلتی تھی۔ جسے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا۔ تو میں نے دیکھا۔ ایک صاحب باہر تخت پر بیٹھے ہیں۔ ان کے سر پر چھوٹی سی ٹوپی ہے۔ وہ کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے ہیں اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آسمان میں شگاف ہوا ہے۔ جس میں سے نور چھینک رہے ہیں۔ اور وہ اس شخص پر گر رہا ہے۔ میں نے اسی وقت سمجھ لیا۔ کہ ان کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے گا۔ اور نہ صرف ہدایت دے گا۔ بلکہ سلسلہ کے لئے مفید بنائے گا۔ میرا خیال ہے۔ کہ شائد ان کے سوالات کے جواب ابھی میری طرف سے انہیں نہ پہونچے تھے۔ کہ انہوں نے استخارہ کر کے بیعت کر لی۔ اس کے بعد

احمدیت سے ان کا عشق

بڑھتا گیا۔ اور وہ بڑی سے بڑی قربانی اور ہر رنگ کی قربانی کرتے رہے ہیں۔ تبلیغ میں اس حد تک انہیں جوش ہے۔ کہ جیسا کہ قرآن کریم میں والنّٰزعٰت غرقًا والنّٰشطٰت نشطًا والسّٰبحٰت سبحًا۔ فالسّٰبقٰت سبقًا فالمدبّرٰت امرا۔ ارشاد فرمایا گیا ہے۔ یہ مقام ان کو حاصل ہے۔ یوں ان کی مذہبی تعلیم کچھ نہیں۔ عربی تعلیم بھی نہیں۔ انگریزی کا چونکہ ان کی قوم میں رواج ہے۔ کہ اس میں خط و کتابت کرتے ہیں۔ اس لئے وہ اس میں لکھ پڑھ لیتے ہیں۔ ورنہ کالج میں تعلیم پا کر اس میں خاص کسب کمال کیا ہو یہ بات نہیں ہے۔ مگر اس جوش میں کہ تبلیغ کریں۔ اُردو۔ انگریزی اور گجراتی میں کتابیں لکھتے رہتے ہیں۔ اور پھر تبلیغی لٹریچر شائع کرانے کی انہیں ایسی دھن ہے۔ کہ ان کی جدوجہد کو دیکھ کر شرم آجاتی ہے۔ کہ قادیان میں آتا عملہ ہونے کے باوجود اس دھن سے کام نہیں ہوتا جس سے وہ کرتے ہیں۔ انہوں نے

تبلیغی لٹریچر کی اشاعت کے کئی ڈھنگ

نکالے ہوئے ہیں۔ کسی غریب اور بے کار آدمی کو پکڑ لیتے ہیں اور تبلیغی لٹریچر دے کر کہتے ہیں۔ جاؤ سٹیشنوں پر جا کر اسے فروخت کرو۔ اور جو آمد ہو۔ وہ تم لے لو اس طرح وہ اپنی ایک ایک کتاب کے ۱۵-۱۵-۱۶-۱۶ ایڈیشن شائع کر چکے ہیں۔ غرض وہ اس دُھن سے تبلیغ احمدیت کا کام کرتے ہیں۔ کہ اگر چند اور ایسے ہی کام کرنے والے ہوتے۔ تو اس وقت تک بہت بڑا کام ہو چکا ہوتا۔

مدراس وغیرہ کی طرف جماعتیں

گو ابھی چھوٹی چھوٹی ہیں۔ مگر ان کے لٹریچر کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں۔ وہ عام اخبارات میں اشتہار دیتے رہتے ہیں کہ ہمارے پاس یہ یہ کتابیں ہیں۔ اگر کوئی مول لینا چاہے۔ تو قیمتاً لے لے اور اگر کوئی مفت لینا چاہے۔ تو مفت منگا لے۔ اس طرح لوگ ان سے کتابیں منگاتے اور پڑھتے ہیں۔ اور پھر جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

پھر یوں بھی تبلیغ میں اس قسم کا جوش ان میں پایا جاتا ہے۔ کہ

وہ دیوانگی

جو ایمان اور اخلاص ایک مومن میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ ان میں پائی جاتی ہے۔ آگے اولاد کے متعلق بھی ان کی یہی خواہش ہے۔ کہ وہ تبلیغ میں مصروف رہے۔ انہوں نے اپنے بڑے بیٹے سیٹھ علی محمد صاحب کو ولایت بھجوایا ان کے واپس آنے پر یہی خواہش ظاہر کی۔ کہ دین کی خدمت کرے۔ چھوٹے لڑکے کے متعلق بھی ان کی یہی خواہش ہے۔ کہ دین کا خادم بنے۔ وہ مجھ سے جب بھی

اپنی اولاد کے لئے دُعا کی خواہش

کرتے ہیں۔ تو یہی کہتے ہیں۔ کہ دُعا کریں۔ میری اولاد دین کی خادم ہو یہی شادی جس کا میں خطبہ پڑھ رہا ہوں اس میں بھی یہی خواہش کام کر رہی ہے سیٹھ صاحب خود خدا کے فضل سے زیادہ آسودہ حال ہیں۔ لڑکا ایسا نہیں ہے۔ مگر سیٹھ صاحب کی خواہش ہے۔ کہ چونکہ اس خاندان میں احمدیت نہیں۔ اس لئے جب لڑکی جائے گی۔ اور انہیں تبلیغ کرے گی۔ تو وہ لوگ بھی احمدی ہو جائیں گے۔

سیٹھ صاحب کے چھوٹے بھائی

خان بہادر احمد صاحب

چھوٹے رہ گئے تھے۔ جب ان کے والد فوت ہوئے سیٹھ عبد اللہ بھائی کی یہ بھی نیکی ہے۔ کہ انہوں نے چھوٹے بھائی کو پالا۔ اور اپنی کوئی الگ جائداد نہ بنائی بلکہ بھائی کے ساتھ مشترکہ ہی رکھی۔ وہ سیٹھ صاحب کے منجھلے بھائی ہیں۔ اپنے کاروبار میں بہت ہوشیار ہیں۔ اتنے ہوشیار کہ سیٹھ صاحب کو بھی پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ وہ بہت زیادہ کما سکتے ہیں کماتے رہے ہیں۔ اور کماتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ مالی لحاظ سے رسُوخ کے لحاظ سے۔ حکام سے میل جول کے لحاظ سے اور پبلک کے ساتھ تعلقات کے لحاظ سے بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں۔ ان پر سیٹھ صاحب کے سلوک کا ایسا اثر ہے کہ جس طرح بہت نیک بیٹا اپنے باپ کا ادب کرتا ہے اسی طرح وہ سیٹھ صاحب کا ادب کرتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی سیٹھ صاحب کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ دُعا کریں۔ احمدی ہو جائیں

میں جب حیدر آباد گیا۔ تو جس وقت دونوں بھائی میرے سامنے اکٹھے ہوتے۔ انہیں سیٹھ صاحب یہی کہتے۔ احمد بھائی بہت دُنیا کمائی۔ اب احمدی ہو جاؤ۔ تو تبلیغ کا ان میں وہ جوش پایا جاتا ہے۔ جو بعض ان مبلغین میں بھی نظر نہیں آتا جنہوں نے خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف

میں اللہ تعالےٰ کے احسانوں میں سے یہ بھی ایک احسان سمجھتا ہوں۔ کہ تجارت کرنے والے طبقہ میں سے بھی احمدی ہوں۔ جو اپنے طبقہ میں تبلیغ کر سکیں۔ مجھے

سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں احمدی ہوئے تھے۔ ان میں بڑا اخلاص تھا۔ اور خوب تبلیغ کرنے والے تھے۔ ان کا ایک واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے درد سے سنایا کرتے تھے۔ اور مجھے بھی جب وہ واقعہ یاد آتا ہے۔ تو ان کے لئے دعا کی تحریک ہوتی ہے۔ ابتدا میں ان کی مالی حالت بڑی اچھی تھی۔ اور اس وقت وہ دین کے لئے بڑی قربانی کرتے تھے۔ تین سو چار سو پانچ سو روپیہ تک ماہوار چندہ بھیجتے تھے۔ خدا کی قدرت وہ بعض کام غلط کر بیٹھے۔ اور اس وجہ سے ان کی تجارت بالکل تباہ ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام انہی کے متعلق ہوا ؎

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بنائے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پائے

جب یہ الہام ہوا تو دوسرے مصرعہ کی طرف خیال ہی نہ گیا۔ اور قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بنائے سے یہ سمجھا گیا۔ کہ

سیٹھ صاحب کا کاروبار

پھر درست ہو جائے گا۔ اور دوسرے مصرعہ بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پائے کی طرف ذہن نہ گیا۔ کہ پہلے کام بن کر پھر بگڑ جائے گا۔ بلکہ اسے ایک عام اصول سمجھا گیا۔ سیٹھ صاحب کے کاروبار کو دھکا لگنے کے بعد دو تین سال حالت اچھی ہو گئی۔ مگر پھر خراب ہو گئی۔ اور یہاں تک حالت پہونچ گئی۔ کہ بعض اوقات کھانے پینے کے لئے بھی ان کے پاس کچھ نہ ہوتا۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

عجیب محبت کے رنگ میں

ان کا ذکر کیا۔ فرمایا سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا صاحب کا اخلاص کتنا بڑھا ہوا ہے۔ پانچ سو روپے کی رقم تھی جو انہوں نے اس موقعہ پر بھیجی تھی۔ کسی دوست نے ان کی مشکلات کو دیکھ کر دو تین ہزار روپیہ انہیں دیا۔ کہ کوئی تجارتی کام شروع کر دیں۔ یا برتنوں کی دوکان کھول لیں۔ اس میں سے پانچ سو روپیہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھجوا دیا۔ اور لکھا مدت سے میں چندہ نہیں بھیج سکا۔ اب میری غیرت نے برداشت نہ کیا۔ کہ جب خدا تعالےٰ نے مجھے ایک رقم بھجوائی ہے۔ تو میں اس میں سے دین کے لئے کچھ نہ دوں۔ غرض خدمت دین کے لئے ان کا اخلاص بہت بڑھا ہوا تھا۔ ایک عرصہ تک

شیخ رحمت اللہ صاحب

کو بھی خدمت دین کی توفیق ملی۔ مگر افسوس کہ ان کا انجام اتنا اچھا نہ ہوا۔ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب نے ابتدا سے خدمت شروع کی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی پایا۔ پھر میرا زمانہ بھی پایا۔ اب بھی

ان کی لڑکیوں کی اولاد

گو احمدی نہیں۔ مگر حالت یہ ہے۔ کہ سال ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا۔ مدراس کے ایک محمد یعقوب صاحب بہت مشہور کانگرسی تھے۔ ان کے ایک بھائی کو سیٹھ صاحب کی نواسی بیاہی ہوئی تھی۔ ان کی طرف سے کپڑوں کا ایک پارسل پہونچا۔ اور ساتھ لکھا تھا۔ میں غیر احمدی ہوں۔ میری بیوی سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا صاحب کی نواسی تھی۔ اس نے کہا تھا۔ کہ جب میں مر جاؤں تو میرے کپڑے قادیان پہونچا دینا۔ اب یہ کپڑے بھیج رہا ہوں۔ یہ سیٹھ صاحب کے اخلاص کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ اتنے عرصہ کے بعد بھی ان کے خاندان کی ایک عورت کو قادیان کا خیال رہا۔ مجھے

سیٹھ صاحب کا ایک لطیفہ

بھی کبھی نہیں بھولتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی بڑی تعریفیں کی ہیں۔ اور اس وقت کے لوگ جانتے ہیں۔ کہ آپ سیٹھ صاحب کی کتنی قدر کرتے تھے۔ اور جماعت میں بھی ان کی کتنی قدر تھی۔ سیٹھ صاحب کا لفظ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سے مخصوص تھا۔ بغیر نام سننے کے سیٹھ صاحب کہنا کافی ہوتا اور لوگ سمجھ لیتے تھے۔ کہ مراد سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب ہیں۔ انہیں

صدر انجمن کا ممبر

بھی بنایا ہوا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے وقت میں جب اختلاف شروع ہوا۔ تو دونوں فریق نے کوشش کی۔ کہ سیٹھ صاحب ہمارے ساتھ ہوں۔ دونوں فریق نے جب انہیں لٹریچر بھیجا۔ تو وہ بے چین ہو گئے۔ چونکہ بہت غربت کی حالت تھی۔ قادیان آنہ سکتے تھے۔ ان کے ایک دوست کوڑپتی تھے۔ ان سے کسی نے سیٹھ صاحب کی بے چینی کا ذکر کیا تو انہوں نے کچھ روپے دیئے۔ اور کہا کہ آپ قادیان ہو آئیں۔ روپیہ ملنے پر وہ چل پڑے۔ راستہ میں کہیں صندوق کھول کر جو کوئی چیز نکالنے لگے۔ تو بٹوا جس میں روپیہ اور ٹکٹ بھی تھا نیچے گر گیا۔ اور انہیں پتہ نہ لگا۔ ایک جگہ انہوں نے دودھ خریدا۔ اور بٹوا نکال کر پیسے دینے لگے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بٹوا تو ہے ہی نہیں۔ اس پر انہوں نے دودھ واپس کر دیا۔ اور دودھ والا برا بھلا کہتا چلا گیا۔ ان کے ساتھ ہی کوئی اور بھی سوار تھا۔ اسے یہ دیکھ کر تعجب تو ہوا۔ مگر کچھ نہ بولا۔

سیٹھ صاحب نے سنایا

دو تین گھنٹے کے بعد جب کھانے کا وقت آیا۔ تو اس نے کھانا کھایا۔ مگر میں یونہی بیٹھا رہا۔ شام کے وقت اس نے پھر کھانا کھایا۔ مگر میں نے کچھ نہ کھایا اس وقت وہ میرے پاس آیا۔ اور آکر کہنے لگا کیا بات ہے۔ آپ نے سارے دن میں کچھ نہیں کھایا۔ حالانکہ آپ بوڑھے آدمی ہیں۔ آپ کو تو بار بار کھانا چاہیئے تھا۔ میں نے کہا بات یہ ہے۔ کہ میرا بٹوا گم گیا ہے۔ جس میں نقدی تھی۔ اور ٹکٹ بھی تھا۔ اس نے کہا یہ بہت افسوس کی بات ہے۔ کہ آپ نے مجھے علم نہیں دیا۔ میں چونکہ آپ کا ساتھی ہوں۔ اس لئے میرا حق ہے۔ کہ ایسی حالت میں آپ کی مدد کروں۔ چنانچہ وہ زبردستی انہیں ہوٹل میں لے گیا۔ اور کھانا کھلایا۔ پھر راستہ میں کھلاتا پلاتا آیا۔ اور ٹکٹ کے متعلق اس نے کہہ دیا۔ آپ کوئی فکر نہ کریں۔ پچھلا کرایہ میں ادا کر دوں گا۔ اور آگے کے لئے ٹکٹ لے لوں گا۔ کسی جگہ جہاں گاڑی بدلنی تھی۔ غالباً دہلی کا سٹیشن تھا وہاں جب ٹرنک اٹھایا گیا۔ تو نیچے سے بٹوا نکل آیا۔

آخر سیٹھ صاحب یہاں پہونچے بعض دوست ان کے پاس گئے اور سمجھانے لگے۔ ادھر مولوی محمد علی صاحب وغیرہ نے انہیں اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کی۔ چونکہ سیٹھ صاحب کا احمدیت سے تعلق اخلاص اور محبت کا تھا۔ اس لئے بظاہر باتوں کا ان پر کوئی اثر نہ معلوم ہوتا۔ آدمی تجربہ کار تھے۔ کچھ ظاہر نہ ہونے دیتے۔ دونوں خیال کے لوگ سمجھتے رکہ ہمارے ساتھ ہیں۔ اتنے میں

صدر انجمن احمدیہ کی میٹنگ

ہوئی۔ اور اس میں فیصلہ طلب مسائل پیش ہوئے۔ ان لوگوں کی عادت تھی۔ کہ جب وہ دیکھتے۔ کہ کوئی بات مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے پیش ہو رہی ہے۔ تو اس کے متعلق مولوی صاحب کی رائے معلوم کرنے کے لئے کہتے۔ مولوی صاحب ہمیں تو اس کے متعلق کچھ علم نہیں۔ آپ اس کی

تفصیل اور تشریح

کر دیں۔ اس پر مولوی صاحب بتا دیتے کہ اس بارے میں ان کا کیا خیال ہے اس کے بعد ان کے ساتھی وہی رائے دے دیتے۔ چونکہ کثرت ان کی تھی۔ ہمارے لئے بولنے کا موقعہ ہی نہ ہوتا۔ مولوی محمد علی صاحب کی رائے کی تائید میں رائے دینے والے ڈاکٹر محمد حسین صاحب تھے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب تھے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب تھے۔ خواجہ صاحب تھے۔ شروع میں ایک لمبے عرصہ تک خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم بھی ان کے ساتھ رہے۔ اور ان کے بڑے جوشیلے ساتھی تھے۔ ادھر میں اکیلا یا ہم دو آدمی ہوتے تھے۔

ہماری رائے پر کوئی غور ہی نہ کرتا تھا نواب صاحب نے مجلس میں جانا چھوڑ دیا تھا۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب باہر ہوتے تھے۔ اس لئے مجلس میں جانے والا آخر میں میں ہی رہ گیا تھا۔ اس دن ان لوگوں نے سیٹھ صاحب پر زور دیا کہ آپ بھی رائے دیں۔ پہلے تو انہوں نے کہا کہ میں کیا رائے دے سکتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں آپ کام کریں۔ جب پھر زور دیا۔ تو چونکہ بزنس مین کی سمجھ بڑی تیز ہوتی ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ تو ان لوگوں نے مخول بنا رکھا ہے۔ ایک ہی شخص سے پوچھتے ہیں۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ اور جب وہ اپنی رائے ظاہر کر دیتے ہیں۔ تو وہی رائے خود دے دیتے ہیں۔ دو تین بار یہی طریق دیکھ چکے تھے۔ جب انہیں پھر کسی نئے مسئلہ کے بارہ میں کہا گیا۔ کہ سیٹھ صاحب آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ تو اسی کمرہ میں جو اس مسجد کے ساتھ چھوٹا سا ہے اسی طرز پر جس طرح وہ لوگ ہاتھ بڑھا کر کہا کرتے تھے۔ میری طرف اشارہ کر کے کہنے لگے۔ اس بارے میں جو میاں صاحب فرماتے ہیں وہی میری رائے ہے۔ یہ پہلی دفعہ تھی جب انہوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اور پھر کھل گئے۔ غرض اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو

سیٹھ صاحب کا وجود بھی ایک نشان کے طور پر

دیا ہوا تھا۔ ان کی دینی تعلیم کوئی ایسی نہ تھی۔ مگر مدراس میں ان کی وجہ سے جماعت قائم ہوگئی۔ اور دوسرے لوگوں پر بھی ان کا نہایت اچھا اثر تھا مجھے یاد ہے کہ سالہا سال تک ایک سیٹھ لالجی والجی تین سو روپیہ ماہوار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجتا رہا۔ وہ یہی لکھتا تھا۔ کہ میرے دوست سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا صاحب کی حالت چونکہ کمزور ہوگئی ہے۔ اس لئے اب میں ثواب حاصل کرنے کے لئے یہ رقم بھیجتا ہوں۔

ان کے بعد سلسلہ میں بڑے تاجروں میں سے کوئی نہ رہا تھا۔ اور خیال آیا کرتا تھا کہ

تاجروں میں سے کوئی احمدی ہو

تاکہ اس طبقہ میں تبلیغ کی جا سکے۔ پنجاب میں تو کوئی بڑا اسامی تاجر نہیں ہے۔ معمولی ہیں۔ ان کی اور بات ہے۔ سیٹھ عبداللہ صاحب کو خدا تعالےٰ نے شروع خلافت میں ہی دے دیا۔ اور انہوں نے اسی وقت سے نہایت سرگرمی کے ساتھ تبلیغ شروع کر دی۔ جس پر آج ۲۲-۲۳ سال کا زمانہ گزر رہا ہے۔ مگر ان کے جوش تبلیغ میں فرق نہیں آیا ان پر

خدا تعالےٰ کا یہ بھی فضل

ہوگیا کہ وہ پہلے بہت اونچا سنتے تھے کان پر ایک کپی سی لگا کر بیٹھتے تھے۔ اور جوں جوں انسان کی عمر بڑھتی ہے یہ مرض بڑھتا جاتا ہے۔ اس وقت کہا کرتے تھے کہ دعا کریں کان درست ہو جائیں۔ تاکہ تقریریں اچھی طرح سن سکوں۔ اب خدا تعالےٰ نے ان پر ایسا فضل کیا ہے کہ کان کے پیچھے ہاتھ رکھ کر دور بیٹھے ہوئے بھی سن لیتے ہیں۔ پہلے تو ان کی یہ حالت تھی کہ میرے سامنے میز پر بیٹھ کر یا میز سے ٹیک لگا کر یا لاؤڈ سپیکر کا سا آلہ کان سے لگا کر سنا کرتے تھے۔

میں نے ان کے

اخلاص اور تبلیغی خدمات

کا اس لئے بھی ذکر کیا ہے۔ کہ ہمارے کام کرنے والے نوجوان ان سے سبق سیکھیں۔ اور دیکھیں کہ کس طرح ایک شخص بڑی عمر میں جبکہ آرام کرنے کا وقت ہوتا ہے کام کر رہا ہے۔ دوکان کے کاروبار سے وہ پنشن لے چکے ہیں۔ اس میں کام نہیں کرتے۔ ان کا الگ کمرہ ہے۔ جس میں اب وہ تصنیف کا کام کرتے ہیں۔ نوجوانوں کو ان سے سبق حاصل کرنا چاہئیے۔

پھر میں نے اس لئے بھی ذکر کیا ہے۔ کہ جب کسی انسان کی خدمات اور اخلاص سے متعلق واقفیت ہو تو اس کے لئے

دعا کی تحریک

ہوتی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے لڑکے کی مالی حالت ان جیسی نہیں ہے لیکن انہوں نے محض اس لئے کہ لڑکی اس خاندان میں جا کر تبلیغ احمدیت کرے یہ رشتہ کیا ہے۔

احباب دعا کریں

کہ سیٹھ صاحب نے جس خواہش کے پیش نظر یہ رشتہ کیا ہے۔ خدا تعالےٰ اسے پورا کرے۔ اور اس خاندان میں احمدیت پھیلائے۔

اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس قوم نے جس کو دین سمجھا۔ اس کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں

مالی قربانی کرتے ہیں

یہ لوگ خوجے میمن اور بورے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے دنیوی لحاظ سے انہیں برکت بھی دی ہے۔ یہ لوگ ظاہر میں جسے دین سمجھتے ہیں خواہ حقیقت میں وہ غلط ہی ہو۔ اس کے لئے انہوں نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ ہماری جماعت میں سے جو لوگ وصیت کرتے ہیں وہ دسواں حصہ دیتے ہیں۔ اور جماعت کے مقابلہ میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے۔ لیکن ہر خوجہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ دیتا ہے۔ پچھلے زمانہ میں تو ان میں اتنا غلو پایا جاتا تھا کہ ایک آغا خاں تھے (یہ خطاب ہے نام نہیں) ان کا حکم تھا کہ اگر مقررہ رقم کی ادائیگی کے وقت تم سمندر میں ہو۔ تو سمندر میں ہی گرا دو ہمیں پہونچ جائے گی۔ دراصل یہ ایک ڈھنگ تھا۔ باقاعدہ ادائیگی کے لئے پابند بنانے کا اگر پانچ فیصدی رقم سمندر میں گرا بھی دی جاتی۔ تو ۹۵ فیصدی باقاعدہ پہونچ جاتی۔ وہ لوگ اسی طرح کرتے۔ اگر سمندر میں جاتے ہوئے وقت آجاتا۔ تو سمندر میں پھینک دیتے۔

پس ان قوموں نے جسے دین سمجھا اس کے لئے بڑی قربانی کی۔ ان میں اگر احمدیت پھیل جائے۔ تو اس کا بہت اچھا اثر ہندوستان میں ہوگا۔

سیٹھ صاحب کی کتابیں

دور دور اثر کرتی ہیں۔ ان کے لٹریچر کے ذریعہ ہی ایک بڑے آدمی کی بیوی احمدی ہوئی۔ میں ان صاحب کا نام نہیں لیتا۔ بہت بڑے آدمی ہیں۔ بڑے بڑے افسروں اور گورنروں کی پارٹیوں میں جاتے ہیں۔ اور وہ ان کے گھر پر آتے ہیں۔ ان کی بیوی نے سیٹھ صاحب کی کسی کتاب میں پردہ کے متعلق پڑھا۔ تو پردہ کرنے لگ گئی۔ اور پارٹیوں میں جانا چھوڑ دیا۔ اس پر سارے گھر والے اسے پاگل کہنے لگ گئے۔ اس نے مجھے لکھا۔ میں حیران ہوں کہ کیا کروں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ پردہ کرنا شریعت کا حکم ہے۔ جس حد تک اس پر عمل کر سکتی ہو کرو۔ مجھ پر اس سے یہ اثر ہوا۔ کہ سیٹھ صاحب کی کتاب کا اثر کہاں جا پہنچا۔ اتنے بڑے گھرانے کی خاتون۔ ولایت سے پھر کر آئی ہوئی اس کے خاوند اور خسر کو نواب کا خطاب ملا ہوا ہے۔ وہ ایسی متاثر ہوئی کہ پردہ کر کے گھر میں بیٹھ گئی۔ کیونکہ سیٹھ صاحب کے دل سے نکلی ہوئی بات اپنا اثر کر گئی۔ گو یہ اثر عارضی ہوا۔ مگر یہ بھی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس رنگ میں ان کی تبلیغ ہر قوم میں اثر کر رہی ہے اور جنوب مغربی ہند میں اس کا بہت اثر ہے۔ یہ رشتہ کی خواہش بھی نیک ہے اس لئے میں نے چاہا کہ اس موقعہ پر سیٹھ صاحب کی تبلیغی خدمات کا ذکر کر دوں تاکہ دعا کی تحریک ہو۔

سیٹھ صاحب کی لڑکی کا نام

امۃ الحفیظ بیگم

ہے۔ لڑکا ان کی سالی کا لڑکا ہے۔ جسے کوشش کر کے انہوں نے احمدی بنایا ہے۔ اور وہ کئی سال سے احمدی ہے۔ اس کا نام شیر علی ہے۔ اور بمبئی کے پاس تھانہ میں رہتا ہے۔ دونوں کی طرف سے تار آگیا ہے انہوں نے مجھے اپنا وکیل بنایا ہے۔ پس میں اعلان کرتا ہوں کہ سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب سکندر آباد کی لڑکی امۃ الحفیظ بیگم کا نکاح تین ہزار روپیہ مہر پر شیر علی و[illegible]

دیگر مذاہب کی جدوجہد

آریوں کے ایک مشن کی کارگزاری اور مسلمان

آریوں نے اپنے ایک مشن کا نام "دیانند سالویشن مشن" رکھا ہوا ہے۔ جس کا مقصد غیر ہندوؤں اور خاص کر مسلمان مردوں اور عورتوں کو مرتد کر کے آریہ بنانا ہے۔ اس مشن کا مرکز ہوشیارپور میں ہے۔ اور لالہ دیوی چند ایم۔ اے اس کے انچارج ہیں۔ اس مشن کی ماہ مئی اور جون کی جو رپورٹ آریہ اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ "ان دو ماہ میں اس کے ورکروں کی کوشش سے ۳۵۶ اشخاص کو شدھ کر کے ان کا ویدک دھرم میں پرویش کیا گیا" (آریہ ویر ۱۳ جولائی)

ظاہر ہے کہ یہ لوگ جنہیں آریوں نے مرتد کیا۔ اگر سارے کے سارے نہیں۔ تو ان کی بہت بڑی تعداد عام مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے اپنے عوام کو آریوں وغیرہ کے پنجہ میں گرفتار ہونے سے بچانے کا کوئی انتظام نہیں کر رکھا۔ اور پھر زیادہ افسوس اس بات کا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین جب اس غرض کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ تو ان کے ساتھ تعاون نہیں کیا جاتا۔ کاش وہ غور کریں۔ کہ ان کی لاپرواہی اور آریوں کی عام مسلمانوں کے متعلق سرگرمیاں کس قدر نقصان پہنچا رہی ہیں۔

بنگال میں عیسائیت

بنگال کے مشہور اخبار "بنگالی" نے اپنے ایک نامہ نگار کی چٹھی شائع کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ حال ہی میں علاقہ جیسور کے دیہات میں ادنیٰ ذات کے پچاس ساٹھ خاندانوں کو عیسائی بنا لیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے یہ قدم پادریوں کے سبز باغ دکھانے پر اٹھایا۔ پادریوں نے ان لوگوں کو لالچ دیا ہے کہ وہ انہیں بہت سے سوشل اور اقتصادی فوائد پہنچائیں گے۔

اس کے بعد اخبار مذکور نے بنگال ہندو سبھا کو توجہ دلائی ہے کہ وہ عیسائیوں کی ان سرگرمیوں کا خاص خیال رکھے اور ادنیٰ اقوام کے ہندوؤں کو عیسائیت کی گود میں جانے سے بچائے۔

ادنیٰ اقوام کے ساتھ ہندو صاحبان جو سلوک کرتے ہیں۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہے اور خاص کر بنگال میں اس سلوک میں بے حد شدت پائی جاتی ہے۔ ان حالات میں عیسائی صاحبان اگر ادنیٰ اقوام کو عیسائی بنانے میں کامیاب ہو جائیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں اور وہ اس قسم کے حالات سے فائدہ اٹھانا خوب جانتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان بالکل غفلت میں پڑے ہیں۔ حالانکہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو ہر انسان کو انسانیت کے لحاظ سے مساوی درجہ دیتا ہے اور کسی قوم کے انسانوں میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھتا۔

مسلمانوں کی اشدھی

آریہ اخبار "پرتاپ" میں شائع ہوا ہے کہ آریہ سماج دینا نگر کے مندر میں ۲۱ر جولائی کو موضع بھڈوا تحصیل پٹھانکوٹ کے نو مسلمانوں کو شدھ کیا گیا۔

آریہ اخبارات میں اس قسم کی خبریں آئے دن شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام سے ناواقف اور فلاکت زدہ مسلمان آریوں کے شکار بنتے رہتے ہیں لیکن مسلمان ذرا بھی اس طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

ہندوؤں کو فوج میں بھرتی ہونے کی تحریک

بنگلور یونیورسٹی یونین میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر بی۔ ایس مونجے نے کہا معلوم ہوتا ہے تاریخ اپنے آپ کو دوہرا رہی ہے۔ گاندھی جی انفرادی اور اجتماعی کاموں کے لئے جس عدم تشدد اور پیار کی تلقین کر رہے ہیں۔ وہ بھگوان بدھ کے وقت کامیاب نہ ہو سکا۔ تو اس وقت کیا ہوگا۔ خوش قسمتی سے گورنمنٹ ملک کو فوجی اور صنعتی بنانے میں صدق دلی سے کام لے رہی ہے۔ اس لئے میری نوجوانوں سے استدعا ہے کہ وہ سپاہی اور مستری کے طور پر بھی بھرتی ہوں اور افسر اور شاہی کمیشن کے طور پر بھی۔ گورنمنٹ پانچ لاکھ کی فوج تیار کر رہی ہے۔ اس لئے ہندو نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھرتی ہونا چاہیئے۔

آخر میں اس کی وجہ بتاتے ہوئے ڈاکٹر مونجے نے کہا۔ کہ یہ وقت ہمارے امتحان کا ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو جنگ کے بعد انگریزوں سے ذمہ داریاں لینے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ہندو اقوام میں سے اکثر غیر فوجی ہیں اور غیر فوجی اقوام میں فوجی سپرٹ پیدا کرنا آسان نہیں لیکن ہندو لیڈر اس خیال سے کہ ہندوستان پر حکومت کرنے کے لئے طاقتور بن سکیں اپنے نوجوانوں کو فوج میں بھرتی کرانے کی خاص کوشش کر رہے ہیں

تقرر امیر جماعت احمدیہ بنوں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بابو عبد الرحمٰن خان صاحب کو جماعت احمدیہ بنوں کے لئے ۳۰ر اپریل ۴۲ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

سب اسسٹنٹ سرجن کی ضرورت

ریاست قلات میں ایک سب اسسٹنٹ سرجن کی فوری ضرورت ہے خواہشمند احباب درخواستیں مع نامہ چھوڑ کر مع نقول سرٹیفکیٹس مقامی عہدیداران کی سفارش کے ساتھ جلد از جلد نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ۔ قادیان)

کاریگروں کی ضرورت

میک ورکس قادیان میں چند ایسے کاریگروں کی ضرورت ہے، جو (۱) پیمائشی ڈرائنگ، مائکرومیٹر کو سمجھ سکیں (۲) خراد پر باریک کام کر سکیں۔ (۳) ریتی کا کام صفائی سے کر سکیں۔ نیز فٹنگ عمدگی سے کرنیکی ذہانت رکھتے ہوں۔ خواہشمند احباب درخواستیں مقامی عہدیداران کی سفارش کیساتھ جلد از جلد نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

سیکسوئیل سائنس بیورو

(دفتر علوم تولید و تناسل)

۶۶ انارکلی۔ پوسٹ بکس ۱۸۸ لاہور سے جنسیات کے متعلق ہر قسم کی معلومات وغیرہ مفت طلب فرمائیں۔

یہ اس قسم کی ہندوستان بھر میں واحد فرم ہے۔ اور انسان کی جنسی زندگی کے متعلق تمام ضروریات پوری کر سکتی ہے۔

۶۷۵ روپیہ ماہوار مفت کما لو!

دولت آپکو تلاش کر رہی ہے

آپ اصلی ریگل نیوگولڈ سونا کی ایجنسی لیکر ۶۷۵ روپے گھر بیٹھے کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ اسکا رنگ کبھی خراب نہیں ہوتا۔ آجکل کے فیشن کے مطابق ہر قسم کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی ایجنسی کیلئے فوراً لکھیں۔ تیار شدہ زیورات کی مکمل فہرست اور چار تولہ ریگل نیوگولڈ سونا۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ ایک انگوٹھی بمبئی فیشن۔ ایک جوڑی کانٹے بندے نیو ڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار۔ تجربہ کار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولت دی جاتی ہے

قواعد ایجنسی طلب کریں

دی ریگل نیوگولڈ سپلائی کمپنی۔ چوک دالگراں ۲۵/۲۵ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سپرنٹنڈنٹ میکینکل ورک شاپ این۔ ڈبلیو ریلوے۔ مغلپورہ کے دفتر میں ایک الیکٹریکل ڈرافٹسمین کی اسامی کلاس II گریڈ I (۱۰۰ - ۱۰/۲ - ۱۲۰) کے لئے مسلمان امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس کے علاوہ پانچ امیدواران کے نام میکینکل اور الیکٹریکل ڈرافٹسمینوں کی اسامیوں کے لئے "فہرست انتظاریہ" پر رکھے جائیں گے۔ تا جو مزید اسامیاں خالی ہوں اُن سے پُر کی جائیں۔ لیکن تمام نام ۲۲ ستمبر ۱۹۴۲ء کو اس "فہرست انتظاریہ" سے منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ عمر کی حد ۲۲ ستمبر ۱۹۴۱ء کو تیس سال ہونی چاہیئے درخواست کنندگان کے پاس انجینئرنگ ڈپلومہ یا کسی منظور شدہ انجینئرنگ سکول کالج یا یونیورسٹی کی ڈگری ہونی چاہیئے۔ درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۷ ستمبر ۱۹۴۱ء ہے۔

مکمل تفصیلات جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کے نام ایک لفافہ آنے پر مہیا کی جا سکتی ہیں۔ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو (لیکن اس میں کوئی خط نہ ہو)۔ اور اس پر جلی حروف سے درخواست کنندہ کا ایڈریس درج ہو۔ لفافہ کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ درج ہونے چاہئیں۔

"Vacancy for a Mechanical - Electrical Draughtsman"

جنرل منیجر

مجرّب و خاص ادویّہ

تریاق کبیر: یہ گھر کا ڈاکٹر ہے۔ سر درد۔ پیٹ درد۔ دانت کی درد۔ گلے کی درد۔ سینہ کی درد۔ اسہال۔ سوء ہضم وغیرہ کے مریضان کو اس دوا کے لگانے یا پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ کاٹے کو انکے زخموں کیلئے یہ تریاق ہے۔ عام مرضوں میں ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہیں رہتی! اور بڑے امراض میں ڈاکٹر کے آنے تک مریض کی حالت اچھی رہتی ہے۔ اس کا ہر گھر میں موجود ہونا نہایت ہی ضروری ہے

قیمت چھوٹی شیشی ۸ر درمیانی شیشی عہ بڑی شیشی ۸ر عہ

اسکے مفید ہونیکے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں

کرّمی محترمی جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے تریاق کبیر کو خود بھی استعمال کیا ہے اور اپنے رشتہ داروں کو بھی استعمال کرایا ہے۔ میں نے اس کو بہت فائدہ مند پایا ہے۔ اللہ تعالےٰ موجد کو دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے۔"

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۳/۱۴ گارڈز کلاس I گریڈ ۲ (۶۵ روپے - ۵/۲ - ۸۵ سال) / کلاس I گریڈ I (۳۰ روپے - ۵ - ۵۰/۲ - ۶۰ سال) کی اسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان گارڈوں کو ۷ اکتوبر ۱۹۴۱ء سے والٹن ٹریننگ سکول میں ٹریننگ دی جائیگی۔

عمر کی حد ۷/۱۰/۴۱ کو (۱۸ - ۳۰)/(۱۸ - ۲۴) ہونی چاہیئے۔ تعلیمی اوصاف (بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی)/(ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی) یا اس کے مترادف کوئی ڈگری ہونی چاہیئے۔ سابق فوجی آدمیوں کے لئے خاص شرائط ہیں۔ درخواستیں (ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور)/(ڈویژنل دفاتر) میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۸/۹/۴۱ ہے۔ مکمل تفصیلات جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نام ایک ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جا سکتی ہیں۔ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا ایڈریس لکھا ہو۔ اور اس کے بائیں بالائی کونہ میں لکھا ہو۔ "Vacancies for Guards."

جنرل منیجر لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۴؍ اگست۔ ٹوکیو کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی جہازوں نے یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کو جانا نامعلوم مدت کے لئے ملتوی کر دیا ہے جاپان کے اخبارات امریکہ کے خلاف لوگوں کو مشتعل کرنے والے مضامین شائع کر رہے ہیں۔ فرانسیسی انڈو چائنا میں بھی جاپانی فوجوں کی کمک برابر پہنچ رہی اور ان کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی ہے جاپان کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ اگر یونائیٹڈ سٹیٹس سائبیریا میں اپنے اڈے بنا لے تو جاپان کو اس کے خلاف فوری کارروائی کرنی چاہئے۔ چونکہ جاپان کے ساتھ اب امریکہ کا دوستانہ رویہ نہیں رہا اس لئے اب آپس کے تعلقات کو سدھارنے کا وقت نہیں بلکہ جاپان کو چاہئے۔ کہ وہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہے۔

لنڈن ۴؍ اگست۔ امریکہ کا ایک نامہ نگار جو ملایا کے دورہ سے واپس آیا ہے اس کا بیان ہے کہ ملایا میں بہت مضبوط آسٹریلین اور ہندوستانی فوجیں موجود ہیں اور وہ ہر قسم کے ہتھیاروں سے پوری طرح لیس ہیں ملایا کی فوجوں کی گنتی بھی پہلے سے بہت بڑھا دی گئی ہے

لنڈن ۴؍ اگست۔ آج تیسرے پہر روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی مورچوں کی لڑائی کی حالت میں کوئی ردو بدل نہیں ہوا۔ یوکرائن کے علاقہ میں کل دن بھر لڑائی ہوتی رہی۔ غیر سرکاری خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن کیف کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں اور وہاں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ مگر جرمنوں کی کامیابی کے اب تک کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔ جرمنوں نے بھی اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ روسی سخت جوابی حملے کر رہے ہیں۔ دونوں طرف کے ہوائی جہاز ایک دوسرے کو برابر مدد پہنچا رہے ہیں سمالنسک کے علاقہ میں بھی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے اب جرمنوں کو یہ امید نہیں رہی کہ وہ ماسکو کی طرف جلد بڑھ سکیں گے۔

لنڈن ۴؍ اگست۔ جرمنوں نے کل ماسکو پر پھر ہوائی حملہ کیا مگر اس دفعہ بھی صرف اکا دکا ہوائی جہاز ماسکو پہنچ سکا۔ باقیوں کو روسی ہوا مار توپوں نے منتشر کر دیا۔ اس حملہ سے جو بم گرے وہ کسی فوجی ٹھکانہ پر نہیں لگے۔

لنڈن ۴؍ اگست۔ پرسوں رات کی طرح کل رات بھی انگریزی جہازوں نے برلن پر حملہ کیا۔ یہ حملہ اتنے زور کا تھا کہ برلن پر ایسا سخت حملہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس حملہ سے شہر میں تین زبردست دھماکے ہوئے اور کئی جگہ آگ لگ گئی۔ انگریزی جہازوں نے موسم کی خرابی کے باوجود کیلے کی گودیوں پر بھی بم برسائے۔

لنڈن ۴؍ اگست۔ برطانیہ پر جرمن ہوائی جہازوں نے کل بہت معمولی سرگرمی دکھائی۔ شمال مشرقی انگلینڈ پر کچھ بم باری ہوئی جس سے بعض مکانات کو نقصان پہنچا اور معمولی سا جانی نقصان بھی ہوا۔

لنڈن ۴؍ اگست۔ شمالی افریقہ میں انگریزی ہوائی جہاز دشمن پر زبردست حملے کر رہے ہیں کل طبرق میں دشمن پر حملے کئے گئے اور انگریزی بمباروں نے کئی بم برسائے۔ دشمن نے ہمارے ہوائی جہازوں کا کوئی مقابلہ نہیں کیا۔ قاہرہ میں اس حملہ کو بہت کامیاب خیال کیا جاتا ہے۔

سٹاک ہالم ۳؍ اگست۔ نئی اخبارات کا بیان ہے کہ بحیرہ آرکٹک میں برطانوی بحری فوجوں کی بھاری تعداد موجود ہے۔ روسیوں نے بھی یہاں بہت بڑی تعداد میں فوج جمع کر رکھی ہے۔ برطانوی اور روسی فوجوں کے اجتماع سے ظاہر ہوتا ہے کہ فن لینڈ کی شمالی بندرگاہ پیٹسامو پر برطانوی جہازوں نے جو بم باری کی تھی وہ انفرادی نوعیت نہیں رکھتی تھی۔ بلکہ وہ ان علاقوں میں برطانیہ اور روس کی مشترکہ وسیع کارروائی کا حصہ ہے اور اب انگریزی بحری بیڑہ روسی فوج کے ساتھ مل کر فن لینڈ پر شمال سے حملہ کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ امریکن سامان جنگ بھی اسی راستہ سے روس کو بھیجا جا رہا ہے۔ ناروے میں جرمنوں کا مارشل لاء بھی اس حملہ کی پیش بندی کے طور پر ہے۔

واشنگٹن ۳؍ اگست۔ وزیر جنگ نے آج ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ جاپان نے بحری و فوجی ضروریات کے لئے ۱۴ سے ۱۶ ماہ تک کا تیل جمع کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۳؍ اگست۔ اعلان کیا گیا ہے کہ کل سے پریذیڈنٹ روزویلٹ نیو انگلینڈ کے سمندر میں سیر کرنے کے لئے ایک ہفتہ دارالسلطنت سے باہر رہیں گے جس کشتی میں آپ سفر کریں گے اس کی نقل و حرکت بالکل مخفی رکھی جائے گی۔

برلن ۳؍ اگست۔ وشی سے جرمن خبر رساں ایجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ ہند چینی کے دفاع کے لئے جاپان نے جو کارروائیاں کی تھیں وہ اب مکمل ہو گئی ہیں۔ ہوائی اڈوں پر قبضہ کرنے اور فوج تعینات کرنے کا کام بھی آج تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

لنڈن ۴؍ اگست۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اپنے ایک تازہ اعلان میں کہا ہے کہ سمالنسک کے مشرق میں روسی فوجوں کو گھیر لیا گیا ہے اور ان میں سے اکثر کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ جو روسی فوجیں باقی ہیں ان کو ہتھیار ڈالنے پڑیں گے لینن گراڈ سے ستر میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب میں ایک اہم شہر پر قبضہ کا بھی اعلان کیا گیا ہے لیکن جرمن ریڈیو نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ جرمنوں کو روسی جنگ میں سخت مشکلات کا سامنا درپیش ہے کل برلن کے ایک براڈکاسٹ میں کہا گیا کہ لڑائی کا علاقہ بڑا بھیانک ہے اور اس میں بڑھنا سخت مصیبت کا کام ہے راستہ میں جگہ جگہ دلدلیں ہیں اور ہمارے سپاہی گھٹنوں تک اس میں دھنس جاتے ہیں۔

لنڈن ۴؍ اگست۔ روس اور پولینڈ میں جو سمجھوتہ ہوا ہے اس کے ماتحت روس میں پولینڈ کی ایک فوج تیار کرنے کا انتظام شروع کر دیا گیا ہے اس فوج میں وہ پول بھرتی کئے جائیں گے جو اس وقت روس میں ہیں۔

لنڈن ۴؍ اگست۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے خاص ایلچی جو ماسکو گئے ہوئے تھے اب واپس لنڈن پہنچ گئے ہیں انہوں نے موسیو مولوٹاف اور دیگر سوویٹ مدبرین سے ملاقاتیں کیں۔

لنڈن ۴؍ اگست۔ کل دن کے وقت انگریزی جہازوں نے چینل اور شمالی فرانس میں دشمن کے چار شکاری جہاز مار گرائے۔

لنڈن ۴؍ اگست۔ آج تیسرے پہر ہوائی وزارت نے اعلان کیا کہ انگریزی بیڑہ کے گشتی جہازوں نے ساڑھے پانچ ہزار ٹن کے ایک جرمن سٹیمر کو روک لیا تھا۔

لنڈن ۴؍ اگست۔ جولائی کے مہینہ میں دشمن کے تین لاکھ ٹن کے جہاز برباد کئے گئے ہیں۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک دشمن کے ۷۳ لاکھ ٹن سے اوپر وزن کے جہاز برباد کئے جا چکے ہیں۔ لڑائی کے شروع میں جرمنی اور اٹلی کے پاس ۷۵ لاکھ ٹن کے جہاز تھے۔ اس کے مقابلہ میں برطانیہ اور اس کے ساتھیوں کے جہازوں کا بہت کم نقصان ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی روس اور برطانیہ بالٹک اور بلیک سی میں جرمن جہازوں کو بھاری نقصان پہنچا رہے ہیں۔

قاہرہ ۴؍ اگست۔ کل رات نہر سویز کے علاقہ پر ہوائی حملہ ہوا جس میں ۷ آدمی مارے گئے اور ۵۸ زخمی ہوئے۔

لنڈن ۴؍ اگست۔ اطالویوں نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ ایک اطالوی آبدوز جو اٹلانٹک میں کام کر رہی تھی واپس نہیں آئی۔

لنڈن ۳؍ اگست۔ وشی کے خلاف پیرس کے ریڈیو نے مہم شروع کر دی ہے اس کا بیان ہے۔ کہ فرانس کی افریقی نوآبادیوں کو امریکہ کی طرف سے خطرہ ہے۔ اس لئے وہاں جرمن فوجوں کو پہنچانا ضروری ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی